روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 8 مئی 2012ء 16 جمادی الثانی 1433 ہجری 8 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 106

غلاموں سے آقا کا اظہارِ محبت

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا:۔ ’’میری دلی تمنا ہے کہ کیا ہی خوب ہوتا جو ہم اپنے بھائیوں کو ان آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشرو ہوں گا۔‘‘

(مسند احمد حنبل حدیث نمبر:7652)

رفقاء سلسلہ کا حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شوق اور ان کے جذبات پر مشتمل ایمان افروز واقعات

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچ کر پیچھے کی خبر نہ رہتی اور آپ سے جدا ہونے کو دل نہ چاہتا

حضرت مسیح موعود کے چہرۂ مبارک کو دیکھ کر دل مطمئن اور دوسری اچھی سے اچھی شکلیں آپ کے سامنے ماند ہوگئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن یو۔کے کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 مئی 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے وہ واقعات بیان فرمائے جن میں انہوں نے اپنے ان جذبات، احساسات اور اس شوق کا ذکر کیا ہے جس کے تحت وہ حضرت مسیح موعود کی زیارت کیلئے جایا کرتے اور ملاقات کا شوق رکھتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں قادیان پہنچ کر پیچھے کی کوئی خبر نہ رہتی تھی، دل نہ چاہتا تھا کہ آپ سے جدا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ ہمارے جیسے کمزوروں کو اس نے اس مبارک زمانے میں پیدا کر کے مبارک وجود سے ملا دیا۔ حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب لاہور سے باقاعدہ جمعہ پڑھنے کیلئے قادیان جاتے تھے اور بٹالہ سے قادیان اور پھر واپس بٹالہ تک کا 22 میل کا سفر سائیکل پر کیا کرتے تھے۔ حضرت میاں ظہور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بیت مبارک میں تشریف لائے تو بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آفتاب نصف النہار پر آ گیا ہے، جیسی صورت دیکھنے کی تمنا تھی بخدا اس سے کہیں بڑھ کر آپ کو پایا۔ آپ کے نورانی چہرۂ مبارک کو دیکھ کر دل میں اطمینان ہو گیا اور دوسری اچھی سے اچھی شکلیں آپ کے سامنے ماند ہوگئیں۔ حضرت شیخ عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو دیکھ لیا اور بیعت کر لی ہے، ہماری بخشش کیلئے صرف یہی کافی ہے۔ فرمایا کہ اصل چیز ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے۔ اس سے انسان کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ ہم تو صرف راستہ دکھانے کیلئے آئے تھے سو ہم نے راستہ دکھا دیا۔

حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے تو حضرت اقدس کے ساتھ مصافحے کی اس قدر پیاس تھی کہ کئی دفعہ ہجوم کی لاتوں سے گزر کر مصافحے کرتا رہتا پھر بھی طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔ حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کوشش کر کے پیسے جمع کرتے تھے اور پھر بار بار قادیان آنے کی کوشش کرتے تھے تا کہ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ حضرت میاں چراغ دین صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جب حضرت مسیح موعود کو دیکھا تو میں نے اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔ پھر حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب نے ایک مبارک رؤیا کی بناء پر قادیان کا سفر اختیار کیا۔ فرماتے ہیں کہ گول کمرے کے دروازے سے ذرا آگے میری اور حضرت صاحب کی ملاقات ہوئی۔ میں نے حضرت صاحب کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ خواب والے ہی بزرگ ہیں اور سچے ہیں چنانچہ میں حضور سے بغل گیر ہو گیا اور زار زار رونے لگا، میں کئی منٹ تک روتا ہی رہا۔ حضور مجھے فرماتے تھے کہ صبر کریں صبر کریں۔ حضور نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا لاہور سے۔ پھر پوچھا کیوں آئے ہیں۔ عرض کیا زیارت کیلئے۔ فرمایا کہ کوئی خاص کام ہے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ صرف زیارت ہی مقصد ہے۔ فرمایا کہ بعض لوگ دعا کروانے کیلئے آتے ہیں، اپنے مقصد کیلئے کیا آپ کو بھی کوئی ایسی ضرورت درپیش ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی ضرورت درپیش نہیں۔ تب حضور نے فرمایا کہ مبارک ہو۔ اہل اللہ کے پاس ایسے بے غرض آنا بہت مفید ہوتا ہے۔

حضور انور نے علاوہ ازیں حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب، حضرت صاحب دین صاحب، حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء، ملک برکت اللہ صاحب پسر حضرت ملک نیاز محمد صاحب اور حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ یہ ہیں روایات ان لوگوں کی جن کو حضرت مسیح موعود سے ملنے کا شوق تھا اور زیارت کا شوق تھا۔ جس کیلئے وہ تکلیفیں بھی برداشت کرتے تھے اور یہ تکلیفیں ان کیلئے بہت معمولی ہوتی تھیں اس کے مقابلے میں جو فیض انہوں نے حضرت مسیح موعود سے پایا اور جو ایمان میں ان کے زیادتی ہوتی تھی۔ فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک بھی یہ واقعات سن کر صرف واقعات کے مزے ہی لینے والے نہ ہوں بلکہ ہر واقعہ ہمارے ایمان میں بھی زیادتی پیدا کرنے والا ہو۔ آمین

قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے۔ کیا صرف اس وجہ سے کہ اس کے استعمال کی تم کو اجازت دی جاتی ہے اور تم پر احسان کیا جاتا ہے۔ تم اس کی ادائیگی میں سستی کرتے ہو آخر امانت اور قرض میں کیا فرق ہے؟ یہی کہ امانت ایسی حالت میں رکھوائی جاتی ہے جبکہ امین کو ضرورت نہیں ہوتی اور قرض اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ اسے ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قرض لینے والے پر دوسرے کا احسان ہوتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ وقت پر خندہ پیشانی سے قرض ادا کر دے‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 648)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تعطیلات گرما میں وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے ایک خطبہ جمعہ میں طالب علموں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کیلئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنے پڑے گی اور اگر نوجوان ان کیلئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔

(الفضل 12 فروری 1977ء صفحہ 4)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودکی بیعت میں آنے والے غریب مزدور، ان پڑھ دیہاتی، ملازم پیشہ، کاروباری اور پڑھے لکھے لوگ بھی تھے

حضرت اقدس کی صحبت سے ہر ایک نے فائدہ اٹھایا اور آپ کے حقیقی پیغام کو سمجھ کر دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی

رفقاء حضرت مسیح موعود کے نہایت دلچسپ، ایمان افروز دینی واقعات کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح

مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم ادریس صاحب آف ربوہ کی نوابشاہ میں شہادت۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9مارچ 2012ء بمطابق 9/امان 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

انبیاء دنیا میں بندے کو خدا کے قریب کرنے کے لئے، بندے کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنانے کے لئے، بندے کو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر چلانے کے لئے آتے ہیں اور ان سب انبیاء میں سے کامل اور مکمل تعلیم لے کر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر اتری ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا حق ادا کر دیا۔ جو پیغام لے کر آئے تھے اُس کو دنیا میں پھیلانے کا ایسا حق ادا کیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بدوؤں کو بھی پیغامِ حق پہنچایا۔ غلاموں کو بھی پیغامِ حق پہنچایا۔ رؤوساء مکہ کو بھی پیغامِ حق بغیر کسی خوف کے پہنچایا اور بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی پیغامِ حق پہنچا کر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر اس عظیم کام کو آپؐ کے صحابہ نے بھی دنیا تک پہنچایا اور پھر چودہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے ...... حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے پھر اس عظیم کام کی تجدید کی اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا۔ دنیا کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ کس طرح تلاش کرنی ہے، کس طرح اُس تک پہنچا جا سکتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی تلاش ہے، اُس تک پہنچنے کی خواہش ہے تو اب صرف اور صرف مذہب (دین حق) ہے جو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ پھر آپ نے غیر مذہبوں کو بھی یہی دعوت دی۔ اپنی ایک نظم کے ایک مصرعے میں آپ فرماتے ہیں: ''آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5صفحہ 225)

پھر ایک جگہ آپ اپنی نثر میں تحریر میں فرماتے ہیں کہ:

''دنیا کے مذاہب پر اگر گہری نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز (دین حق) ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتدا سے جھوٹے ہیں'' (آجکل جو مذہبوں میں غلطی ہے فرمایا کہ اس لئے نہیں کہ شروع سے ہی وہ جھوٹے تھے) ''بلکہ اس لئے کہ (دین حق) کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ اُس میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے اور اُن کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں۔ اور روحانیت جو مذہب کی جڑ ہوتی ہے بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے''۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 203)

پھر آپ نے وضاحت سے فرمایا کہ (دین حق) کیونکہ آخری شریعت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کے ساتھ ایسا نہیں کیا کہ اس کی تعلیم خشک ہو جائے۔ ہر صدی میں مختلف جگہوں پر مختلف وقتوں میں، اس باغ کو ہرا رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نگران بھیجتا رہا اور اس زمانے میں آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور میں آخری ہزار سال کا مجدد ہوں۔ پس (دین حق) کے خوبصورت باغ کا خوبصورت حصہ بننے اور پھلدار درخت بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے ساتھ جڑنا اب ہر (مومن) کا بھی فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق اب اسی ذریعہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پہنچایا۔ اسی طرح آپ نے اپنے حلقہ بیعت میں آنے والے اپنے صحابہ کے دلوں میں بھی یہ روح پھونکی کہ دنیا کو یہ پیغام دو کہ خدا کی طرف آئیں، اُس سے تعلق جوڑیں اور یہ تعلق اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (-) کے ساتھ جڑنے سے ہی حقیقی رنگ میں جڑ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے والے غریب مزدور لوگ بھی تھے، زمیندار بھی تھے، کسان بھی تھے، اَن پڑھ دیہاتی بھی تھے، ملازم پیشہ بھی تھے، کاروباری لوگ بھی تھے اور پڑھے لکھے لوگ بھی تھے اور ہر ایک نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حضرت مسیح موعود کے پیغام کو سمجھا۔ آپ کی صحبت سے فائدہ اُٹھایا اور اس حقیقی پیغام کو، حقیقی (دین) کو سمجھ کر دنیا میں پھیلانے کی کوشش بھی کی۔ اپنے اپنے حلقہ میں پھیلانے کی کوشش بھی کی۔ دوسرے مذاہب پر (دین حق) کی بالادستی کا حقیقی ادراک حاصل کیا اور پھر اُن لوگوں میں شامل ہو گئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں۔ پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے پھر بڑی تیزی سے (دین حق) کے حقیقی پیغام کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ باہر بھی پھیلانے کی کوشش کی۔ اس وقت ان لوگوں کے چند واقعات، (-) واقعات میں بیان کروں گا۔

حضرت پیر افتخار احمد صاحب اپنے والد ماجد پیر احمد جان صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ''میرے والد صاحب نے حضرت صاحب کے اس دعویٰ کو قبول کر کے (یہ بیعت سے پہلے آپ کا قصہ ہے۔ اُس وقت اس بات کو قبول کیا کہ حضرت مسیح موعود ہی اس زمانے کے مجدد ہیں۔) اپنے دوستوں اور واقف اور ناواقفوں میں بڑی سرگرمی کے ساتھ اشاعت شروع کی اور ایک طویل اشتہار بھی چھاپا جس کی نقل زمانہ حال میں (جب وہ لکھ رہے ہیں کہتے ہیں) الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ (لکھتے ہیں کہ) میرے والد صاحب نے علاوہ (-) اشاعت کے خود اور اپنے مریدوں سے مالی خدمت میں بھی حصہ لیا۔ ان کی زندگی کا آخری زمانہ اسی خدمت میں گزرا کہ جس قدر ہو سکے چندہ دیں اور اشاعت کریں۔''

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 1 روایت حضرت پیر محمد افتخار احمد صاحب)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

اور یہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج علاوہ کتابوں کے، دوسرے لٹریچر کے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ مختلف زبانوں میں دین کی اشاعت کروا رہا ہے۔ ابتدا میں جب بھی ایم ٹی اے کا سیٹلائٹ شروع ہوا تو ایک سیٹلائٹ تھا اور وہ چند گھنٹوں کے لئے تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس سیٹلائٹس پر ایم ٹی اے کے پروگرام دنیا میں ہر جگہ نشر ہو رہے ہیں۔ بلکہ انڈیا میں جہاں بڑے بڑے ڈشوں کی ضرورت پڑتی تھی، اب وہاں بھی کوشش ہو رہی ہے اور ایک ایسا سیٹلائٹ لے رہے ہیں کہ جہاں انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی چھوٹے ڈش سے، ڈیڑھ دو فٹ کے ڈش سے انشاء اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے سنا جایا کرے گا۔

بہرحال اب روایتوں پر آتا ہوں۔ حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب (مرہم عیسیٰ) فرماتے ہیں کہ ”بچپن سے مجھے (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ ستمبر 1903ء تک میرے والد بزرگوار بھاٹی دروازہ لاہور پٹ رنگا محلّہ میں رہتے تھے۔ اس زمانے میں ایک دفعہ والد صاحب کے پاس ایک احمدی ابوسعید عرب بھی آیا تھا۔ اُس نے میرے دینی اور (دعوت الی اللہ) کے شوق کو دیکھ کر مجھے کچھ آسان رنگ کے دلائل وفاتِ مسیح ناصری اور آمد مسیح موعود کے سکھلائے تھے۔ میں ان دلائل کو اکثر مسجد کے اماموں کے سامنے جا کر پیش کرتا اور کہتا کہ ان کا جواب دو۔ ایک دفعہ اُنہی ایام میں بھاٹی دروازے کی اونچی مسجد کے امام کے پاس گیا اور اُس کے سامنے بھی وہ دلائل پیش کئے تو اُس نے مجھے کہا کہ ہم تب تمہاری بات کا جواب دیں گے اگر تم مرزا صاحب کے ساتھ ایسے وقت کہ گرد اُڑ رہی ہو، چلو، اور جب وہ گھر جانے لگیں تو دیکھو کہ کیا اُن کے چہرے پر دوسروں کی طرح گرد و غبار ہے یا نہیں؟ (یعنی یہ شرط لگائی کہ سیر پر ساتھ جاؤ، باہر نکلو اور یہ دیکھو جب مٹی اُڑ رہی ہے تو حضرت مسیح موعود کے چہرے پر وہ مٹی آ کے پڑتی ہے کہ نہیں)۔ اگر تم خود مرزا صاحب کے متعلق اس کو دیکھ کر بتلاؤ تب میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔ (یہ نہیں کہا کہ میں مان لوں گا۔ بلکہ کہا کہ جواب دوں گا) اور بتاؤں گا کہ حقیقت کیا ہے؟ (کہتے ہیں کہ) چونکہ مجھے اس سے قبل کئی دفعہ حضرت اقدس کے ساتھ سیر کو جانے کا قادیان میں موقع ملتا رہا تھا۔ اس لئے اس کے بعد جلد والد صاحب کے ہمراہ قادیان آ گیا اور حضور کے ساتھ صبح سیر کے لئے گیا۔ حضور سیر میں تیز رفتار چلا کرتے تھے اور مَیں حضور کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے بسا اوقات دوڑتا ہوا جاتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اُس دن کچھ ہوا بھی چل رہی تھی اور ریت مٹی اُڑ اُڑ کر تمام احباب پر پڑتی تھی۔ جب حضور سیر سے واپس آئے اور حضور اپنے مکان کے گول کمرے کے سامنے احباب سے رخصت ہونے کے لئے ٹھہرے۔ تمام احباب نے حضور کے گرد حلقہ بنا لیا، (دائرے میں کھڑے ہو گئے) اور خاکسار سب کو چیرتا ہوا حضور کے پاس جا کھڑا ہوا اور تمام احباب کے چہروں کو اور حضور کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا تو میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب مَیں نے دیکھا کہ حضور کے چہرے پر گرد و غبار کا کوئی نشان نہ تھا اور باقی تمام لوگوں کے چہروں پر گرد و غبار خوب پڑا ہوا تھا۔ مَیں نے اس کا ذکر اُسی دن حضرت خلیفہ اول سے بھی کیا تو حضور نے فرمایا کہ مسیح موعود کے لئے ایسا ہونا بطور نشان کے ہے۔ واپسی پر لاہور آ کر میں نے اونچی مسجد کے امام سے اس کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اس کو حضرت خلیفہ اول کے سامنے پیش کرنے کا ذکر کیا اور بتلایا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ مسیح کا نشان ہے۔ تو اُس مولوی نے جھٹ کہہ دیا کہ مَیں نہیں مانتا۔ تم کو تو نورالدین نے یہ سب قصہ بنا کر سکھلایا ہے۔ الغرض وہ تو اس سعادت سے محروم رہا اور ہم نے خود اپنی آنکھوں سے اس نشان کو دیکھا۔“

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 62 روایت حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب)

پھر حضرت شیر محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ”مَیں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ ایک کنواں دودھ کا بھرا ہوا ہے اور میں نے بعض دوستوں کو کنویں میں سے بالٹیاں بھر بھر کر دودھ پلایا۔ لہٰذا وہ کنواں خشک ہو گیا۔ اس پر مَیں مولوی فتح دین صاحب کے پاس گیا اور اُن کو یہ خواب سنائی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم مولوی عبدالکریم صاحب کے پاس جاؤ یا مولوی نورالدین صاحب کے پاس جاؤ۔ اس پر میں قادیان میں آیا اور مولوی عبدالکریم صاحب کو یہ خواب سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ ”دودھ“ سے مراد علم ہے۔ میں نے کہا کہ مَیں تو ایک حرف تک پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس علم سے مراد وہ علم ہے جو خدا سکھائے۔ اور جو بالٹیاں بھر بھر کے پلایا ہے، اس سے یہ مراد ہے کہ کئی دوست آپ سے مسیح موعود کے دعویٰ کے متعلق فیض اُٹھائیں گے۔ اور کنواں خشک ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو تمہیں (دعوت الی اللہ) کرنے سے روکتے تھے اور حضرت اقدس (مسیح موعود) کو مہدی کہنے سے روکتے تھے، وہ ایک دن تیرے سامنے مردہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا یہ تینوں باتیں پوری ہو گئیں، (لکھتے ہیں کہ تینوں باتیں پوری ہو گئیں)، اور خان فتح میں میری اتنی مخالفت کے باوجود تمام گاؤں کا گاؤں ہی میری (دعوت) اور خدا تعالیٰ کی مدد اور حضور کی دعاؤں سے احمدی ہو گیا۔“

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 82 روایت حضرت شیر محمد صاحب)

پھر حضرت قاضی محمد یوسف صاحب (یہ مردان کے تھے) فرماتے ہیں کہ:

”اپنے دورانِ سیاحت میں ہندوستان میں بمبئی، کراچی، دہلی، آگرہ، شملہ اور کلکتہ کے دیکھنے کا موقع ملا۔ بلوچستان میں سبّی، کوئٹہ اور مستونگ دیکھے۔ افغانستان میں جلال آباد، کابل اور چارے کار نعمانی دیکھے۔ پنجاب میں کوہ مری، قادیان، گورداسپور، امرتسر، راولپنڈی، سیالکوٹ، لاہور اور وزیرآباد دیکھے۔ سرحد تمام اور ایجنسیاں دیکھیں۔ اور پھر سوات اور جموں اور کشمیر دیکھا۔ روضہ بل میں حضرت یوز آسف، یسوع یوسف کی قبر دیکھی جو محلّہ خانیار میں واقع ہے۔ جب خاکسار نے بیعت کی تو اُسی دن سے تمام اسلامیہ سکول کے طلباء میں، شہر پشاور کے تمام محلوں کے طلباء میں قادیانی، قادیان اور مرزا قادیان کے نام سے مشہور ہو گیا“۔ (یعنی جس دن بیعت کی اُسی دن ایسا اظہار کیا کہ سارے سکول میں مشہوری ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ) ”اگر فٹ بال فیلڈ میں جاتا تو تمام شاہی باغ میں یہی چرچا ہوتا رہتا کہ احمدیت کی خوب شہرت ہوئی اور لوگوں نے سوالات کرنے شروع کئے اور روزمرہ مباحثات اور سوال و جواب کا اکھاڑہ جم جاتا۔ (سکول میں جاتے تھے تو) سکول میں شاہی باغ میں اور جہاں بھی موقع پیش آتا رفتہ رفتہ یہ چرچا عام ہوتا گیا اور میرے ایامِ ملازمت میں سکول اور شہر کے دائرے سے نکل کر اطرافِ پشاور اور پھر اطرافِ سرحد میں پھیل گیا۔ کیونکہ میں تمام اضلاع میں سرحد میں دوروں پر آنریبل چیف کمشنر صوبہ سرحد کے ساتھ جایا کرتا۔ اور سرحد کی ایجنسیوں میں بھی اتفاق ہوتا۔ اسلامیہ کالج اور مشن کالج میں سرحد کے تمام اضلاع کے لڑکے پڑھتے۔ اُن کو بورڈنگوں میں جا کر ملتا...... (وہاں بھی (دعوت الی اللہ) کرتے)۔ میرے ذریعے احمدیت کو تمام سرحد میں اشاعت اور بذریعہ تحریر بھی اور بذریعہ تقریر بھی اور کثرت سے اور معمر لوگ داخلِ سلسلہ احمدیہ ہوتے گئے۔ لوگ جو میرے ذریعے احمدی ہوئے یا پھر اُن کے ذریعے احمدی ہوئے اُن کی تعداد کم از کم دو اڑھائی سو افراد پر مشتمل ہوگی۔ ان میں سے کچھ تو فوت ہو گئے، کچھ زندہ ہیں۔ (لیکن کہتے ہیں کہ کچھ اُن میں سے خلافتِ ثانیہ میں) پیغامی ہو گئے اور کچھ جماعت میں موجود ہیں۔“

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 198-197 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحب)

حضرت احمد دین صاحب ولد مانا صاحب فرماتے ہیں۔ ”میں نے ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں مسیح موعود کے منہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میری جماعت کے بے علم بھی دوسروں پر غالب رہیں گے اور وہ (یعنی غیر احمدی) اُن کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ مَیں نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ مَیں نے باوجود بے علم اور اَن پڑھ ہونے کے غیر احمدی (-) کو بالکل ساکت اور مات کر دیا حتّی کہ انہوں نے کہا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے کہ میں بے علم اور اَن پڑھ ہوں۔“

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 26 روایت حضرت احمد دین صاحب)

یعنی (-) نے پھر یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ آپ پڑھے لکھے نہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب ولد میاں کالے خان صاحب فرماتے ہیں کہ ”خاکسار نے 1903ء میں بذریعہ خط از چھاؤنی چتوگ ضلع شملہ بیعت کی تھی۔ حضور کی زیارت 1902ء میں کی۔ اُس وقت حضور نے ریش مبارک کو مہندی لگا کر اوپر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ کمر میں تہ بند یعنی چادر بندھی ہوئی تھی۔ حضور (بیت) مبارک کے قریب والے مکان میں صحن کے اندر چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ اُس وقت چار پانچ آدمی تھے جن سے حضور نے مصافحہ کیا اور ہر ایک کے حالات

دریافت کرتے رہے۔ خاکسار سے پوچھا۔ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ عرض کی موضع کھیراں والی ریاست کپورتھلہ سے اور رخصت پر آیا ہوا ہوں۔ میں توپ خانے میں ملازم ہوں۔ وہاں اکیلا میں احمدی ہوں اور فوج میں (دعوت الی اللہ) بڑی مشکل ہے۔ (شوق مجھے ہے لیکن (دعوت الی اللہ) مشکل ہے۔) وہاں افسر (دعوت الی اللہ) نہیں کرنے دیتے۔ حضور نے فرمایا کہ تم اکیلے نہیں رہو گے۔ استقلال کے ساتھ (دعوت الی اللہ) احمدیت کرتے رہو۔ گھبراؤ نہیں۔ پھر حضور نے دریافت کیا کہ ایک ہی جگہ چھاؤنی میں رہتے ہو؟ عرض کی کہ ہر تین سال کے بعد چھاؤنی بدل جاتی ہے۔ فرمایا کہ جہاں بھی جاؤ وہاں کی جماعت سے ملتے رہا کرو۔''

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ 126 روایت حضرت ڈاکٹر محمد بخش صاحب)

یہ بڑی اصولی اور ضروری ہدایت آپ نے فرمائی کہ جہاں جانا ہے، ہر احمدی کو جماعت سے ضرور رابطہ رکھنا چاہئے۔

حضرت ماموں خان صاحب ولد کالے خان صاحب فرماتے ہیں کہ ''میں نے 1902ء میں ایک خواب دیکھا کہ چاند میری جھولی میں آسمان سے ٹوٹ کر آ پڑا ہے۔ میں نے اس خواب کو سید محمد شاہ صاحب مرحوم ماچھی واڑہ کو جو کہ مخلص احمدی تھے، سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ تم کو عزت ملے گی یا کسی بزرگ کی بیعت کرو گے۔ میری عمر اُس وقت 24 سال کی تھی۔ میں اور سید محمد شاہ صاحب ماچھی واڑہ کے سکول میں ہر دو ملازم تھے۔ انہوں نے (دعوت الی اللہ) کا سلسلہ مجھ سے شروع کر دیا۔ ان دنوں پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کی شہرت تھی۔ میں نے شاہ صاحب سے عرض کی کہ (یہ) پیشگوئی جو کہ پنڈت لیکھرام کے متعلق ہے سچی ہوئی تو ضرور بیعت کرلوں گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ میں نے فوراً بیعت کرلی۔ اُس وقت مولوی عبدالکریم صاحب زندہ تھے۔ سید محمد شاہ صاحب سے میں نے بیعت کا خط لکھوایا۔ حضور کے پیش ہوا''۔ (یعنی جب خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش ہوا تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنے ہاتھ سے اس کا جواب دیا۔ کہتے ہیں) ''خط میرے نام پہنچا کہ بیعت منظور ہوگئی ہے اور آپ کے لئے حضرت صاحب نے دعا کی ہے۔'' 1904ء میں خط کے ذریعے بیعت کی تھی اور دستی بیعت 1906ء میں قادیان میں آ کر کی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ149 روایت حضرت ماموں خان صاحب)

حضرت میاں عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''لاہور میں ایک غیر احمدی کا لڑکا جو ریلوے میں ملازم تھا، آریہ خیالات کا ہوگیا۔ اُس کے والدین کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی اور وہ اُس کو بیگم شاہی مسجد کے ایک مولوی کے پاس لے گئے۔ اُس نے مولوی صاحب (کے) سامنے جب چند آریوں کے اعتراضات پیش کئے تو وہ بہت طیش میں آ گیا اور اُس کو مارنے کے لئے دوڑا۔ (آریوں کے اعتراض پیش کئے۔ مولوی کے پاس جواب کوئی نہیں تھا۔ مولوی غصے میں آ کر اُس کو مارنے لگا) جس پر وہ نوجوان اپنی پگڑی وغیرہ وہیں چھوڑ کر بھاگ پڑا۔ لوگ بھی اُس کے پیچھے بھاگے۔ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی احمد دین صاحب جو رفوگری کا کام کرتے تھے وہ بھی ساتھ ہولئے اور اُس کے مکان تک ساتھ گئے۔ اصل واقعہ معلوم کرنے کے بعد وہ میرے پاس آیا۔ (میاں عبدالرشید صاحب کے پاس وہ احمدی آیا) اور مجھے اس کے حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ اُس کو ضرور ملنا چاہئے اور اس کے خیالات کی اصلاح کی کوشش ہونی چاہئے۔ (یہ درد تھا کہ ایک (-) کیوں آریہ ہوگیا۔ اور یہ احمدیوں میں ہی درد تھا۔ مولوی تو صرف مارنے پر تلے ہوئے تھے۔) چنانچہ (کہتے ہیں) میں اُن کے ہمراہ اُس کے مکان پر گیا۔ پہلے تو وہ گفتگو ہی کرنے سے گریز کرتا تھا اور صاف کہتا تھا کہ میں تو آریہ ہو چکا ہوں۔ مجھ پر اب آپ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا اور اُس نے گوشت وغیرہ ترک کر کے آریہ طریق اختیار کرلیا ہوا تھا۔ اُن کی مجالس میں جاتا اور اُن کی عبادات میں شریک ہوتا تھا۔ (خیر کہتے ہیں) میرے بار بار جانے اور اصرار کرنے پر وہ کسی قدر مجھ سے مانوس ہوا۔ جب وہ سیر کو جاتا تو میں بھی اُس کے ہمراہ چلا جاتا۔ بعض اوقات میں اُس کے لئے انتظار بھی کرتا کہ جب وہ سیر کو نکلے گا تو میں اُس کے ہمراہ ہو جاؤں گا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایسٹر کی تعطیلات آ گئیں۔ میں نے اُسے کہا کہ میرے ساتھ قادیان چلو مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مولویوں کے پاس جانے کو تیار نہیں ہوں۔ اس پر میں نے اُس کو بہت سمجھایا کہ قادیان میں کسی تکلیف کا اندیشہ نہیں اور آپ سے کسی قسم کا برا سلوک نہ ہوگا۔ جو چاہیں اعتراضات پیش کریں اور میں ہر قسم کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آخر بڑے اصرار کے بعد وہ آمادہ ہوگیا...... (اور ہم قادیان گئے۔) وہاں جا کر ہم حضرت مولوی صاحب سے ملے۔ (یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے ملے۔) آپ نہایت شفقت سے پیش آئے اور (اُس لڑکے کو) فرمایا کہ آپ جو چاہیں اعتراض کریں جواب دیا جائے گا۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ حضور انہوں نے گوشت وغیرہ ترک کر دیا ہوا ہے۔ (حضرت خلیفہ اوّل کو کہا کہ یہ گوشت نہیں کھاتے۔) اور ہندووانہ طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اپنے گھر سے مونگی کی دال اور چند روٹیاں مہمان خانے میں اُس کے لئے بھجوا دیں۔ اس بات سے وہ بہت متأثر ہوا (کہ میرے کھانے کا لحاظ رکھا گیا ہے۔) اُس دن ظہر کی نماز کے لئے جب میں گیا تو اُس کو ساتھ لے گیا۔ نماز کے بعد حضور (بیت) مبارک میں تشریف فرما ہوئے۔ اُن دنوں حضور (حضرت مسیح موعود) آریوں کے متعلق کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ چنانچہ اُس وقت حضرت صاحب نے آریہ لوگوں کے اعتراضات کا ذکر مجلس میں کر کے اُن کے جوابات دیئے۔ اس کا اُس (لڑکے) پر بہت اثر ہوا۔ اور اس کے بہت سے اعتراضات خود بخود دور ہوگئے اور (دین حق) سے بھی ایک گونہ دلچسپی پیدا ہوگئی۔ عصر کی نماز کے بعد میں اُن کو حضرت مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول) کے درس القرآن پر لے گیا۔ (حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی قرآنِ کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں میں وہاں لے گیا) جو (بیت) اقصیٰ میں ہوتا تھا۔ اُس کے بعد ہم دونوں مولوی صاحب کی خدمت میں گئے اور میں نے عرض کی کہ حضور! انہیں کچھ سمجھائیں، مولوی صاحب نے فرمایا کہ ان کو جو اعتراض ہے وہ کریں۔ اس پر اُس نے گوشت خوری کے متعلق دریافت کیا جس کا جواب مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طریق پر اُسے دیا اور اُس کی اس سے تسلی ہوگئی۔ مغرب کی نماز کے بعد پھر ہم حضور کی خدمت میں (بیت) مبارک میں حاضر ہوئے۔ حضور شہ نشین پر بیٹھ کر گفتگو فرماتے رہے۔ لوگ عموماً مولوی عبدالکریم صاحب کی معرفت سوال و جواب کرتے تھے۔ چنانچہ یہ (لڑکا جو تھا یہ) گفتگو سنتا رہا۔ اس کے بعد اُس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ دوسرے دن نماز ظہر کے وقت اُس نے وضو کیا اور جا کر نماز ادا کی۔ اُس دن پھر مولوی صاحب کا درس سنا۔ اور تیسرے دن اس آریہ دوست نے حضور کی بیعت کر لی اور پھر (دین) میں داخل ہوا۔ (آگے بیان کرتے ہیں کہ) اور اب انہیں (دین حق) کے ساتھ ایسا اُنس پیدا ہوا کہ وہ آریہ سماج کی مجلسوں میں جا کر (دین حق) کی خوبیاں بیان کرتا اور آریوں کے اعتراضات کا جواب دیتا۔''

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 30تا 32۔ روایت حضرت میاں عبدالرشید صاحب)

تو یہ درد تھا اُن لوگوں میں کہ ایک ایسے شخص کو بھی جو (-) ہے، ضائع نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔

پھر حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''نیلے گنبد میں ایک پٹھان (-) (یہ پٹھان (-) کا حال بیان کر رہے ہیں) ادھیڑ عمر کا رہا کرتا تھا۔ اُس کو میں نے (دعوت الی اللہ) کی تو اُس نے تسلیم کیا کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں مگر آپ مجھ کو بے فائدہ آ کر (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں کیونکہ ہماری قوم میں یہ دستور ہے کہ اگر ہم ایک دفعہ انکار کر دیں تو پھر خدا بھی آ کر کہے گا تو ہم نہیں مانتے۔'' اس کے بعد اُس (-) کا انجام یہ ہوا، سنا کہ وہ خودکشی کر کے مر گیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ28 روایت میاں عبدالعزیز صاحب)

اور اسی طرح یہ ان کا دوسرا واقعہ ہے، یہ بھی ایک (-) کا ہے، وہ بھی اتفاق سے ایک پٹھان تھا، اور وہ بھی زہر کھا کے کسی کے عشق میں خودکشی کر کے مر گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ لوہاری منڈی کے اندر اُس کی دکان تھی۔ جب ہم وہاں سے گزرتے تو اکثر ہم کو دیکھ کر کہا کرتا تھا کافر جا رہے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اس کو کہا کہ آپ تحقیق تو کریں۔ آخر پرکھ کر تو دیکھیں۔ جب بھی ہم گزرتے ہیں آپ یونہی ہمیں کافر کہہ دیتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ اگر خدا بھی مجھے آ کر کہے تو میں نہیں مانوں گا۔ وہ بھی

وہی جواب۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ28 روایت میاں عبدالعزیز صاحب)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے میاں موسیٰ صاحب کو (دعوت الی اللہ) شروع کی۔ چنانچہ اُن کو قادیان بھیجا مگر وہ شامتِ اعمال سے قادیان سے بغیر بیعت کے واپس آ گئے۔ بعدازاں مَیں اُن کو بھی اخبار بدر سناتا رہا۔ پھر مَیں نے اُن کو ایک دن ایک حدیث کا ذکر سنایا کہ ایک بدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا کہ کیا آپ خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر کہا کہ میں خدا تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تب اُس بدوی نے بیعت کر لی اور اپنے قبیلے کو بھی بیعت کے لئے حاضر کیا۔ یہ واقعہ جب مَیں نے حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب کو سنایا تو اُن کے دل پر بھی اس کا خاص اثر ہوا۔ چنانچہ انہوں نے اس وقت ایک کارڈ (یعنی اُس زمانے میں خط کے لئے کارڈ ہوتے تھے) حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ یہ کارڈ جب حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا تو حضور نے مولوی عبدالکریم صاحب کو حکم دیا۔ لکھ دو کہ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں وہی مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو دیا۔ اس کارڈ میں مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی طرف سے بھی ایک دو فقرے لکھ دیئے۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ آپ نے خدا کے مسیح کو قسم دی ہے۔ اب آپ یا تو ایمان لاویں یا عذابِ خداوندی کے منتظر رہیں۔ وہ کارڈ جب پہنچا تو میاں محمد موسیٰ صاحب نے اپنی اور اہل وعیال کی بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس طرح سے (کہتے ہیں) میں اب اکیلا نہ رہا بلکہ میرے ساتھ خدا تعالیٰ نے اُن کو بھی شامل کر دیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ137-136 روایت منشی قاضی محبوب عالم صاحب)

پھر منشی قاضی محبوب عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ’’لاہور میں ایک وکیل ہوتے تھے اُن کا نام کریم بخش عُرف بکرا تھا۔ (یہ پتہ نہیں کیا نام رکھا ہے) وہ بڑی فحش گالیاں حضرت (مسیح موعود) کو دیا کرتے تھے۔ (بڑی گندی گالیاں دیتے تھے۔) ایک دن دورانِ بحث اُس نے کہا کہ کون کہتا ہے مسیح مر گیا۔ مَیں نے جواباً کہا کہ مَیں ثابت کرتا ہوں کہ مسیح مر گیا (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔) اُس نے اچانک ایک تھپڑ بڑے زور سے مجھے مارا۔ اس سے میرے ہوش پھر گئے اور مَیں گر گیا۔ جب مَیں وہاں سے چلا آیا تو اگلی رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ کریم بخش عرف بکرا ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر پڑا ہے اور اُس کی چارپائی کے نیچے ایک گڑھا ہے۔ اُس میں وہ گر رہا ہے اور نہایت بے کسی کی حالت میں ہے۔ صبح میں اُٹھ کر اُس کے پاس گیا اور مَیں نے اُسے کہا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ تو ذلیل ہوگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصے کے بعد اُس کی ایک (بیوہ) لڑکی کی وجہ سے جس کو ناجائز حمل ہو گیا اُسے بڑی ذلت اُٹھانی پڑی اور اُس کی جو ابارشن وغیرہ کرائی تو اُس کی وجہ سے بیٹی بھی اُس کی مر گئی۔ پولیس کو جب علم ہوا تو اس کی تفتیش ہوئی۔ اُس کا کافی روپیہ بھی خرچ ہوا۔ کہتے ہیں اُس کی عزت برباد ہوئی۔ شرم کے مارے گھر سے نہیں نکلتا تھا۔ پھر میں نے اُس کو آواز دے کر ایک دن کہا کہ تم حضرت مسیح موعود کو گندی گالیاں دیا کرتے تھے یہ اس کا وبال چکھ لیا ہے۔ تو بہرحال اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔‘‘

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ206تا207 روایت منشی قاضی محبوب عالم صاحب)

لیکن آجکل تو یہ حال ہے کہ اگر آپ پاکستان میں کسی (-) کو صحیح طور پر بھی کچھ کہیں تو فوراً جیسا کہ پچھلی دفعہ مَیں نے بتایا تھا کہ قانون کا سہارا لے کر ایک قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ اپنی عزت و نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے ساتھ منسوب کر کے ناموسِ رسالت کا مقدمہ کروا دیتے ہیں۔ یہ تو آجکل ان کا حال ہے۔

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ’’جس وقت میرا نکاح حضرت صاحب کی دعا کی برکت سے ہو گیا تو میں نے اپنی ساس کو (دعوت الی اللہ) کی۔ وہ بہت متاثر ہوئی۔ (وہ احمدی نہیں تھی۔ (دعوت الی اللہ) سے متاثر تو ہوئی لیکن بیعت نہیں کی) ایک دن اُس نے مجھے اپنا زیور اتار کر دے دیا کہ یہ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دو اور اُن سے عرض کرو کہ اس کا عوض مجھے قیامت کو ملے۔ چنانچہ میں وہ زیور لے کر قادیان گیا اور حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کہ یہ میری ساس نے دیا ہے اور اُس نے عرض کیا ہے کہ اس کا عوض قیامت میں مجھے ملے۔ حضور نے وہ قبول فرمایا اور زبانِ مبارک سے فرمایا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا عوض ان کو مل جائے گا۔ ایک مدت کے بعد جب وہ فوت ہو گئیں اور مَیں نے اُن کا جنازہ نہ پڑھا۔ کیونکہ (باقاعدہ) انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ جب میں حضرت اقدس کی خدمت میں گیا۔ (1906ء کا واقعہ ہے، کہتے ہیں) اور مَیں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئی ہیں مگر مَیں نے اُن کا جنازہ نہیں پڑھا۔ حضور نے فرمایا۔ اُن کا جنازہ پڑھ لینا چاہئے تھا کیونکہ اُنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ احمدی ہیں۔‘‘

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد9 صفحہ265تا266 روایت منشی قاضی محبوب عالم صاحب)

ہو سکتا ہے ماحول کی وجہ سے یا کم علمی کی وجہ سے بیعت نہ کی ہو لیکن عمل ایسا تھا جس سے ثابت ہوا کہ وہ احمدی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا، اشاعتِ (دین) کا، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا جو مقصد تھا کہ اشاعت (دین) کے لئے سب کچھ دے دو، اُس کے لئے تو انہوں نے جو اُن کی پیاری چیزیں تھیں، جن سے ایک عورت کو محبت ہوتی ہے اُس زمانے میں تو بہت زیادہ ہوتی تھی، آج بھی ہے یعنی کہ زیور، وہ دے دیا۔ قیامت کا خوف تھا۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خواہش تھی۔ لیکن یہاں یہ بھی واضح ہو جائے کہ اس کے یہ معنی بھی نہیں لینے چاہئیں کہ جو کوئی یہ کہہ دے کہ احمدیوں کو بُرا نہیں سمجھتے تو اُن کو احمدیوں میں شمار کر لیا جائے۔ اس موقع پر جیسا کہ انہوں نے کہا، اُنہوں نے اپنا مال، اپنی محبوب چیز اشاعت (دین) کے لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کی جس کے لئے آپ آئے تھے۔ صرف دل میں بُرا منانا یا احمدیوں کو اچھا سمجھنا کافی نہیں تھا۔ کیونکہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ اگر وہ کوئی بُرا نہیں مناتے تو علی الاعلان پھر اس کا اظہار کر دیں۔ اظہار کیوں نہیں کرتے۔ اور پھر اگر کسی وجہ سے مجبوری نہیں ہے تو پھر بیعت میں بھی شامل ہونا چاہئے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ ہم بُرا نہیں مناتے، یہ کافی نہیں ہے۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ526 مطبوعہ ربوہ)۔ حالات کے مطابق ہر فیصلہ ہوتا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ ’’میں نے بیعت کر لی۔ حضرت اقدس کی کتابیں پڑھیں۔ ایک جوش پیدا ہوا اور (دعوت الی اللہ) شروع کر دی۔ اُن ایام میں میری (دعوت الی اللہ) کا طریق یہ تھا کہ جہاں چار پانچ آدمی اکٹھے بیٹھے دیکھتا، جاتے ہی السلام علیکم کہہ کر کہتا کہ مبارک ہو۔ لوگ متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کیا بات ہے؟ میں کہتا کہ حضرت امام مہدی آ گئے ہیں۔ اس پر کوئی ہنسی اڑاتا، کوئی مخول کرتا۔ کوئی مزید تفصیل سے پوچھتا۔ غرضیکہ کسی نہ کسی رنگ میں بات شروع ہو جاتی اور میں (دعوت الی اللہ) کا موقعہ نکال لیتا‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ32 روایت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

(دعوت الی اللہ) کا موقع نکالنے کی بات ہے۔ آجکل جماعتیں اس طرح ہی بہت ساری جگہوں پر جو لیف لٹنگ (Leafletting) کر رہی ہیں تو اس کی وجہ سے دنیا میں اُن سے لوگ سوال جواب بھی کرتے ہیں۔ اور اُس سے بھی (دعوت الی اللہ) کے آگے موقع نکلنے چاہئیں۔ صرف اتنا کافی نہیں ہے کہ کاغذ دے دیا کہ جماعت احمدیہ کا امن کا پیغام ہے اور بس فرض پورا ہو گیا۔ بلکہ اُس رابطے کو، اُس تعلق کو پھر آگے بھی جس حد تک بڑھایا جا سکتا ہے بڑھانا چاہئے۔ اسی طرح جیسا کہ آجکل یہاں یوکے میں (بیوت) کے افتتاح ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین (بیوت) کے افتتاح ہو چکے ہیں اور تین کے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ایک مہینے میں ہونے ہیں۔ اب یوکے جماعت کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اس سے بھی (دعوت الی اللہ) کے رستے کھلنے چاہئیں۔ رابطے پیدا ہونے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ تعلق وہاں کی مقامی جماعتوں کو اپنے ماحول میں پیدا کرنا چاہئے۔ کیونکہ (بیوت) سے جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں توجہ بھی پیدا

ہوتی ہے اور ابھی تک جن (بیوت) کے افتتاح ہوئے ہیں اُن کی رپورٹس یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے جن لوگوں کے رابطے نہیں تھے، وہ بھی اب جماعت کے بارے میں معلومات لیتے ہیں اور جو معلومات لیں تو پھر ہمیں اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

پھر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ ''میاں غلام محمد صاحب جو قوم کے ارائیں تھے اور موضع سعد اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے باشندہ تھے وہ میرے ذریعے ہی خدا کے فضل سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ایسا ہی اُن کی برادری کے سب لوگ بھی بلکہ موضع سعد اللہ پور کے امام مسجد مولوی غوث محمد صاحب جو اہل حدیث فرقے کے فرد تھے، وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے میری (دعوت الی اللہ) کے ذریعے احمدی ہوئے تھے۔''

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 64-63 روایت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

تو مولویوں میں بھی سعید فطرت ہیں جو دین کو سمجھتے ہیں، آجکل بھی ایسے بعض لوگ ہیں۔ پاکستان میں بھی ہیں اور دوسری دنیا میں بھی جو باوجود مذہب کے معاملے میں بڑے سخت ہونے کے اور لوگوں کی سنی سنائی باتوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرنے کے باوجود جب اُن کو حقیقت کا علم ہوتا ہے، پڑھتے ہیں، سمجھتے ہیں تو پھر بیعت میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''ہمارے خاندان میں پہلے حاجی فضل الدین صاحب نے 1892ء میں قادیان جا کر بیعت کی تھی۔ حاجی صاحب میرے چچازاد بھائی تھے۔ انہوں نے میرے والد صاحب اور دیگر میرے بھائیوں کو 1903ء تک (دعوت الی اللہ) کی۔ میرے والد صاحب نے ایک رات خواب دیکھا کہ قادیان کی طرف سے ایک پورے قد کا چاند بہت خوشنما (یعنی مکمل چاند جو تھا) روشنی دے رہا ہے۔ جس کی تعبیر میرے والد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر کی اور ہم سب نے اُسی دن بذریعہ خط بیعت کر لی۔''

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 134 روایت میاں محمد عبداللہ صاحب)

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''(دعوت الی اللہ) میں بیعت سے پہلے بھی کیا کرتا تھا اور بیعت کے بعد تو میں نے اس قدر (دعوت الی اللہ) کی کہ سینکڑوں لوگ میرے ذریعے سے جماعت میں داخل ہوئے۔''

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 219 روایت مولوی محمد عبداللہ صاحب)

یہ واقعات اور بھی کافی ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان (رفقاء) کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے بہت سوں کو زمانے کے امام کا پیغام پہنچایا اور پھر انہوں نے آگے (دعوت الی اللہ) کر کے اس پیغام کو آگے پہنچاتے چلے گئے اور یہ کام جاری رکھا۔ آج اُن کی نسلیں، انہی کی محنت، نیکیوں اور تقویٰ کے پھل کھا رہی ہیں۔ پس اپنے بزرگوں کے لئے بھی دعائیں کریں جن کی نسلوں میں اُن (رفقاء) کے ذریعے سے احمدیت آئی ہے جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں تھے۔ اور ہمیں اُن کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے اور حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ جہاں اُن کے لئے دعائیں کریں وہاں اپنا تعلق بھی جماعت سے مضبوط کریں اور اس پیغام کو آگے سے آگے پہنچاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت آج بھی ایک افسوسناک اطلاع ہے۔ ہمارے ایک بھائی کو نوابشاہ میں شہید کر دیا گیا (-)۔ مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم محمد ادریس صاحب جو پہلے تو کرونڈی میں آباد تھے لیکن پچھلے چھبیس ستائیس سال سے دارالرحمت شرقی ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ مقصود صاحب کے خاندان کا تعلق قادیان کے قریب گاؤں ''بھٹیاں گوت'' سے ہے۔ ان کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مولوی عبدالحق نور صاحب کی بیعت کے ذریعے سے آئی تھی۔ 1934ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ ان کے دادا کو زمیندارہ کا وسیع تجربہ تھا جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شروع میں سندھ کی زمینوں کو آباد کرنے کے لئے اُنہیں بھجوایا تھا۔ ان کے دادا ناصر آباد، محمود آباد اور دوسری سٹیٹس میں بھی نگرانی پر مقرر رہے ہیں۔ پھر 1942ء میں جماعت کی سٹیٹ سے نکل کر انہوں نے اپنی زمینیں لے لی تھیں اور خیر پور منتقل ہو گئے۔ 21 دسمبر 1966ء کو آپ کے دادا مکرم عبدالحق نور صاحب کو بھی شہید کر دیا گیا تھا۔ اُس وقت مقصود صاحب کی عمر بارہ سال کی تھی اور آپ اُس شہادت کے عینی شاہد تھے۔ پرانے شہداء کا جب ذکر ہو رہا تھا تو جون 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ میں شہداء کی فہرست میں ان کے دادا کا بھی ذکر کیا تھا۔ 1983ء تک کرونڈی میں رہے۔ اُس کے بعد پھر وہاں سے ربوہ شفٹ ہو گئے۔ جب سے ربوہ میں شفٹ ہوئے ہیں اُس وقت سے ہومیو پیتھک کیور یٹو کمپنی جو راجہ نذیر صاحب کا ایک ادارہ ہے اُس میں کام کر رہے تھے اور آپ کے سپرد کمپنی کی طرف سے سندھ کا علاقہ تھا جہاں آپ ہر مہینے دورے پر، دوائیوں کی فروخت کے لئے یا آرڈر لینے کے لئے سیلز مین کے طور پر جایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں گزشتہ ماہ 27 فروری سے سندھ کے دورے پر تھے اور 7 مارچ 2012ء کو شہادت کے دن صبح تقریباً گیارہ بجے نوابشاہ پہنچے تھے جہاں سہ پہر تقریباً ساڑھے تین بجے نوابشاہ کے معروف موہنی بازار میں دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کو روکا اور ان پر فائر کر دیا جس سے ان کی شہادت ہو گئی (-)۔ پولیس لاش ہسپتال لے گئی۔ وہاں جا کر پوسٹ مارٹم ہوا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، نوابشاہ میں دس دن کے اندر یہ دوسری شہادت ہے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ شہید مرحوم کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ مرحوم نے آج سے دو تین ماہ قبل اس بات کا ذکر کیا تھا کہ اُنہیں دھمکیاں مل رہی ہیں۔ نیز وہ ایک جگہ ہندو ڈاکٹر کی دکان پر دوائیوں کی سپلائی کے لئے جاتے تھے تو انتہا پسندوں نے اُس ہندو ڈاکٹر کو بھی دھمکی دی تھی کہ اگر اب یہ مرزائی تمہاری دکان پر آیا تو تمہیں بھی اور اس مرزائی کو بھی ہم مار دیں گے۔ پھر ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ شہید مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ نماز کے پابند، باقاعدگی سے نوافل ادا کرنے والے، باجماعت نماز ادا کرنے والے، اسی طرح مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اپنی اہلیہ کا چندہ بھی اس سال خود ادا کیا اور دورے پر جانے سے پہلے اپنا چندہ بھی مکمل ادا کر کے دورے پر گئے تھے۔ دعوت الی اللہ کا شوق آپ کو اپنے دادا کی طرف سے ورثہ میں ملا تھا۔ سفر کے دوران میں بھی، چاہے چند دن کے لئے جاتے ہوں، جماعتی لٹریچر ہمراہ رکھتے تھے اور تقسیم کرتے اور فعال (دعوت الی اللہ) کرتے تھے اور اسی (دعوت الی اللہ) کی وجہ سے یقیناً وہاں دشمنی بھی پیدا ہوئی ہو گی۔ بازار میں ان کا تعارف ایک احمدی کی حیثیت سے تھا اور جب یہ تعارف ہو گیا تو اس بہانے پھر آپ لوگوں کو لٹریچر وغیرہ بھی دیتے تھے۔ انتہائی ملنسار اور محبت کرنے والے اور صفائی پسند انسان تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ ضرورتمندوں کو مفت ادویات دیا کرتے تھے۔ خلافت سے بے انتہا تعلق تھا۔ اسی طرح قرآنِ کریم سے بھی آپ کو خاص عشق تھا۔ ان کی اہلیہ مزید بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکرم مقصود احمد صاحب کو کہا کہ کیا ہم بھی شہداء کی فیملی میں شمار ہو سکتے ہیں؟ تو جواباً آپ نے کہا کہ کیوں نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ منتخب کر لے تو ہم بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ پیچھے ان کی اہلیہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بیٹے ان کے یہیں مانچسٹر میں رہتے ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ بیٹیوں میں سے ایک شادی شدہ امریکہ میں ہے اور ایک وہیں ربوہ میں ہیں اور ہمارے ایک سکول میں ٹیچر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان سب لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ دشمنوں کی پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔

ایک دوسرا جنازہ جو ابھی جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤں گا ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔

یہ چار پانچ مارچ کی درمیانی رات کو اناسی (79) سال کی عمر میں وفات پا گئیں (-)۔ آپ مکرم منشی عبدالرحیم صاحب فانی آف امروہہ کی بیٹی تھیں جو قادیان میں رہائش کی خاطر ہجرت کر کے 1950ء میں قادیان آ گئے تھے۔ مرحومہ کی شادی 1951ء میں ہوئی اور آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ عرصہ درویشی نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ ان کے دس بچے تھے اور کثیر العیال ہونے کے باوجود انہوں نے پانچ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں کی بڑی اچھی رنگ میں پرورش کی۔ سب بچے شادی شدہ اور عیال دار ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین عمل میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

15 مئی 2012ء

12:05 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1:30 am	راہِ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:40 am	الترتیل
6:10 am	دورہ حضور انور۔بینن
7:05 am	کڈز ٹائم
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2006ء
8:40 am	پیس سمپوزیم۔قادیان
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	ان سائیٹ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	مشاعرہ
8:50 pm	گفتگو پروگرام
9:20 pm	سیرت النبی ﷺ
9:50 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

16 مئی 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
7:20 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
8:30 am	گفتگو پروگرام
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:15 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 اگست 2006ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ یوکے

17 مئی 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:05 am	الترتیل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 اگست 2006ء
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
7:10 am	فقہی مسائل
7:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور۔بینن
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	آئینہ
8:20 pm	انتخاب سخن
9:25 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر نصیر احمد بشارت صاحب ولد مکرم طالب حسین چوہان صاحب صدر جماعت احمدیہ جاکے ڈھنڈسہ ضلع سیالکوٹ ایک لمبا عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ 4 مئی 2012ء کو ربوہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت الفتوح محلّہ دارالفتوح شرقی ربوہ میں مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلّہ دارالفتوح شرقی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد صدر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ ماسٹر صاحب داعی الی اللہ، شگفتہ مزاج سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت سے بہت عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ آپ پنجابی کے مشہور شاعر مکرم ماسٹر محمد انور چوہان صاحب کے داماد اور بھتیجے تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2012
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر و دواثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/140 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی/لو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

ن لیگ استعفے دے گی تو ضمنی الیکشن کرا دیں گے

وزیراعظم نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) میں ہمت ہے تو اسمبلیوں سے استعفے دے، ہم فوری ضمنی الیکشن کرا دیں گے اور جیت کر بھی دکھائیں گے، پھر ان کا ساتھ عمران خان بھی دیں گے، زرداری اور گیلانی سے ٹکرانے کا کہنے والے نواز شریف آمروں سے معاہدہ کر کے جدہ بھاگ گئے تھے۔ ہم آئندہ بھی آمروں سے ٹکرائیں گے اور وہ باہر ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور پریس کلب کے عہدیداروں سے ملاقات کے دوران کیا۔

مسلم لیگ (ن) کی ریلیاں اور جلسے

مسلم لیگ (ن) کی حکومت مخالف ریلیوں اور جلسوں کا آغاز ہوگیا۔ مسلم لیگ (ن) نے کراچی، گوجرانوالہ اور پشاور میں گو گیلانی گو ریلیاں نکالیں، ریلیوں کے شرکاء نے وزیراعظم گیلانی سے فوری استعفے کا مطالبہ اور حکومت کے خاتمے تک جاری رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔

نئے فرانسیسی صدر منتخب فرانسوا اولاندے

فرانس میں ہونے والے صدارتی انتخابات میں فرانسوا اولاندے نے کامیابی حاصل کرلی ہے۔ غیر سرکاری نتائج کے مطابق سوشلسٹ پارٹی فرانسوا اولاندے نے 53 فیصد ووٹ حاصل کئے جبکہ سرکوزی کی جماعت 48 فیصد ووٹ حاصل کر پائی۔ موجودہ صدر سرکوزی نے شکست تسلیم کرتے ہوئے فرانسوا اولاندے کو فون پر مبارکباد دی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 8 مئی

طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:55

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

البشیر اب اور بھی سٹائش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شورم چوکی 047-6214510- 049-4423173

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
0345-7513444 طالب دعا
0300-6950025 میاں غلام صابر

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
0547-531201,2 میاں طارق محمود بھٹی آفس
0300-7627313,0547415755 حافظ اعجاز احمد بھٹی

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔ تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

سپرے فری ڈینگی مچھر کا خاتمہ بذریعہ امپورٹڈ کیمیکل
امپورٹڈ کیمیکل کے ساتھ
دیمک کا مکمل خاتمہ
آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
160-A, Model Town, N-Block, L.D.A Flats Lahore.
042-35203060
0333-4132950
0301-4944973

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

Seminar Study in UK
Swansea University
Prifysgol Abertawe
Meet Elinor Raw (Senior International Officer) & get Admission & Scholarship for September 2012 intake.
www.swansea.ac.uk
Time / Date
10th May Thursday 2pm to 7pm -PC Hotel Lahore (Board Room)
11th May Friday 3pm to 7pm EC Office Lahore.
EC Office: 67-C, Faisal Town, Lahore,
35162310/ 0302-8411770/0331448251 1
www.educationconcern.com
EC Education Concern®

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Deals in HRC, CRC, EG, P&O, Sheets & Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

FR-10

04236684032
03009491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

(تمام کمپنیوں کا سامان)
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام
نیشنل الیکٹرونکس
طالب دعا: ریحان
جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے
A/C فریج، TV، LCD، DVD، واشنگ مشین، کوکنگ رینج گیزر اور بیشمار گھریلو اشیاء کیلئے ہماری خدمات لیں۔
042-37223228 / 37357309 / 0301-4020572
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net